حکومت خیبر پختونخوا

محکمہ خزانہ

بجٹ تقریر

برائے مالی سال

2018-19

تیمور سلیم خان جھگڑا

وزیر خزانہ

پشاور ۱۵ اکتوبر ۲۰۱۸ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1۔ غیر معمولی حالات، غیر معمولی بجٹ کا تقاضہ کرتے ہیں۔

جناب سپیکر!

ملکی حالات نارمل نہیں ہیں۔ لہٰذا صوبے کا بجٹ معمول سے ہٹ کر ہے۔

- پچھلے پانچ سالوں کے بجٹ کا مقصد ملکی معیشت کو بہتر بنانا تھا۔ لیکن ہماری وفاقی حکومت کو بیل آؤٹ پیکیج کے لئے IMF کے پاس جانے پر مجبور ہونا پڑ رہا ہے۔ اگر گذشتہ وفاقی حکومت نے بہتر فیصلے کئے ہوتے تو آج حالات مختلف ہوتے۔ اگر گذشتہ قیادت نے ٹیکس نیٹ بڑھانے کے لئے اقدامات کئے ہوتے، غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی کی جاتی، مناسب ترقیاتی کاموں میں پیسہ لگایا جاتا، اہم شعبوں اور اِداروں کے خسارے کو کم کیا جاتا، گورننس میں ریفارمز لائی جاتیں، تو حالات بہتر ہوتے۔ انڈسٹری پھل پھول رہی ہوتی، برآمدات بڑھ چکی ہوتیں، سرمایہ کاری میں اضافہ ہو چکا ہوتا، فارن ایکسچینج ریزرو میں اتنی تیزی سے کمی نہ آتی اور ڈالر آج 135 روپے کی بجائے 100 روپے کا ہوتا اور ہمیں اس معاشی چیلنج کا سامنا نہ کرنا پڑتا جو آج ہمیں درپیش ہے۔

- لیکن گذشتہ حکومت میں یہ مشکل فیصلے کرنے کی ہمت نہیں تھی۔ لہٰذا PTI کو ایسی وفاقی حکومت ملی جو کہ دیوالیہ ہونے کے قریب تھی۔

- آپ کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوا ہوگا کہ صوبے کا اِس سے کیا تعلق؟ لیکن کیونکہ ہم اپنے بجٹ کے لئے 90% وفاق پر انحصار کرتے ہیں لہٰذا وفاقی حکومت کی پالیسیوں کا ہمارے منصوبوں پر گہرا اثر پڑتا ہے۔

- یہ بجٹ صوبے کے لئے منفرد بجٹ ہے:۔ یہ بجٹ مالی سال کے درمیان میں پیش کیا جا رہا ہے۔ الیکشن قریب ہونے کی وجہ سے ہماری پچھلی صوبائی حکومت نے بہترین جمہوری روایات کو مدنظر رکھتے ہوئے بجٹ پیش نہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا تاکہ آنیوالی نئی حکومت اپنی ترجیحات کے مطابق بجٹ بنائے۔

- **تاہم اللہ کی مہربانی سے تحریکِ انصاف کو دوبارہ موقع ملا کہ ہم اپنے ریفارمز ایجنڈا کو عملی جامہ پہنائیں**۔ یہ وسط مدتی بجٹ چار عوامل کو ذہن میں رکھ کر بنایا گیا ہے۔ پچھلی حکومت کی پالیسی کا تسلسل، ایک نیا اور مزید بہتر ریفارمز ایجنڈا، حقیقت پسندی پر مبنی بجٹ اور اِس مشکل معاشی صورتحال کا اِحساس، جس سے اِس وقت ملک گزر رہا ہے۔

- لہٰذا یہ **ایک ایسا بجٹ ہے جو کہ وقت اور حالات کو مدنظر رکھ کر بنایا گیا ہے**۔

2۔ ایسے حالات میں وہ واحد چیز جس پر ہم بھروسہ کر سکتے ہیں۔ وہ اِس صوبے کے لوگوں کا باشعور ہونا ہے۔

جناب سپیکر!

اِن مشکل حالات میں ہم صرف صوبہ خیبر پختونخواہ کے عوام کی سمجھ اور شعور پر ہی بھروسہ کر سکتے ہیں۔ ہم پورے اعتماد کے ساتھ مشکل فیصلے کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں پتہ ہے کہ اِس صوبے کے عوام صحیح اور غلط میں بہتر فرق کر سکتے ہیں۔

- **پاکستان کے دیگر صوبوں کے برعکس صوبہ خیبر پختونخواہ کے عوام اپنی حکومتوں کی کارکردگی کا زیادہ بہتر انداز میں فیصلہ کر سکتے ہیں**۔ ہماری عوام ہمیشہ کارکردگی کی بنیاد پر ہمیں یعنی اپنے نمائندوں کو منتخب کرتی ہے۔ انہوں نے ہمیشہ ہمارا کڑا احتساب کیا ہے۔

- کیسا احتساب؟ 90s کی دہائی میں اقتدار PPP،ANP اور PML(N) میں ہی بار بار منتقل ہوتا رہا۔ 2002 میں جب صوبے کے عوام روایتی سیاستدانوں سے مایوس ہوئے تو انہوں نے MMA کو بھاری مینڈیٹ دے دیا۔ پھر جب MMA نے بھی Deliver نہیں کیا تو یہ مثالی مینڈیٹ ANP کو منتقل ہو گیا۔ اور پھر جب ANP بھی ڈیلیور کرنے میں ناکام ہوئی تو 2013 میں صوبے کے عوام نے نئے پاکستان کے لئے عمران خان کو ووٹ دیا۔

- عمران خان نہ صرف دوسروں سے منفرد ہیں ۔بلکہ کچھ منفرد کرنے کی ہمت بھی رکھتے ہیں۔پھر 2018 میں جس صوبے نے کبھی کسی پارٹی کو مسلسل دوسری بار منتخب نہیں کیا، نے نہ صرف پاکستان تحریک انصاف کو دوبارہ منتخب کیا بلکہ صوبائی اسمبلی میں تاریخی دوتہائی اکثریت بھی دی۔اور وہ صوبہ جس میں ہمیشہ مخلوط حکومتیں ہی بنتی رہیں، اس میں 70 سال میں پہلی دفعہ سنگل پارٹی برسرِ اقتدار آئی۔عوام نے ہمارا ساتھ دیا کیونکہ ہم نے پہلی حکومتوں سے زیادہ اچھے کام کیئے۔

- **اِن مشکل حالات سے گزرتے ہوئے ہمیں اِس بات کا احساس کرنا ہوگا کہ ہم صحیح سمت میں جائیں گے تو پھر پختونخواہ کے عوام ہمارا ساتھ دیں گے۔**

3۔ پختونخواہ میں PTI کی کارکردگی۔

جنابِ سپیکر!

اب ہم PTI کی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہیں۔کیونکہ یہ اِس بجٹ کی روح کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔

- **کیا PTI کے MPAs نے روایتی سیاست کرتے ہوئے اپنے حلقوں میں بہت سے کام کیئے؟** کیا انہوں نے نوکریاں دیں، یا ٹرانسفر اور پوسٹنگ کرائیں یا پھر ترقیاتی فنڈز اور ٹرانسفارمرز تقسیم کیے۔اگر ایسا ہوتا تو PPP اور ANP کو اور پنجاب میں PML-N کو اقتدار سے محروم نہ ہونا پڑتا۔

- **کیا PTI نے اپنے تمام وعدے پورے کیے؟** جیسا کہ ہمیں اپوزیشن اور میڈیا ہر روز یاد دلاتے رہے؟ بالکل نہیں۔ہم نے کوشش کی، ہم نے سیکھا۔ہم نے اچھے کام بھی کیے اور ہم سے غلطیاں بھی ہوئیں۔

- **لیکن ایک بات میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ** PTI کی کارکردگی کی اہم بات یہ ہے کہ ہم نے جو کیا وہ مختلف تھا، جو پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔

- روایتی سیاست اپنے منظورِنظر افراد کو نوکریاں دینے کا نام ہے۔بڑی تعداد میں بھرتی ہونے کی وجہ سے سب سے آسان کام ایک اُستاد کی نوکری دینا ہے، PTI نے اپنی قیادت سے استادوں کو بھرتی کرنے کا

اختیار لے لیا اور میرٹ پر مبنی ٹیسٹ کا نظام شروع کیا۔

- روایتی سیاست مقامی پولیس کے ذریعے اپنے حلقے کو کنٹرول میں رکھنے کا نام ہے۔PTI نے پولیس کو سیاسی مداخلت سے پاک کیا۔
- روایتی سیاست میں حلقے کے ترقیاتی فنڈ MPA کے اختیار میں ہوتے ہیں۔جبکہ PTI نے نہ صرف ترقیاتی بجٹ کا 30% نئی مقامی حکومتوں کو دیا۔ بلکہ اِن فنڈز کی یونین کونسل سے بھی نیچے 3000 سے زائد ویلیج کونسلز کی سطح تک رسائی یقینی بنائی۔جس کے تحت ہر ویلیج کونسل کو کم از کم 20 لاکھ روپے ملے۔
- **اگر روایتی سیاست چلتی تو اس وقت PTI کا خاتمہ ہو چکا ہوتا۔اس کے برعکس یہ پارٹی زیادہ طاقت کے ساتھ واپس آئی ہے اور اب نئی تاریخ رقم کرنے جا رہی ہے۔PTI نے صوبے میں اقتدار اور ترقی کی روایات تبدیل کر دی ہیں۔اس نے انفرادیت کی بجائے اجتماعیت کو فروغ دیا۔اور اختیارات کو اس Level تک منتقل کیا جو کہ پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔**

4۔ تحریک انصاف کی حکومت نے عوام کا پیسہ عوام پر خرچ کیا ہے،جس کے نتیجے میں عوام نے ایک بار پھر اس حکومت پر بھرپور اعتماد کیا ہے۔

تحریک انصاف کی حکومت نے میرٹ اور شفافیت کے مطابق فنڈز کا استعمال کیا ہے تاکہ پسماندہ علاقوں اور عام عوام اس سے مستفید ہو سکیں۔

- قانون سازی:۔ حکومت نے اپنے پانچ سالہ دورِ حکومت میں ریکارڈ قانون سازی کی اور 182 قوانین کا اجراء کیا جن میں معلومات تک رسائی کا قانون، خدمات تک رسائی کا قانون، conflict of interest اور whistle blower قوانین شامل ہیں۔یہ تمام قوانین عوام کو بااختیار بناتے ہے۔
- تعلیم:۔ تاریخ میں پہلی بار عام آدمی نے تعلیمی نظام میں بہتری محسوس کی ہے۔سکولوں کی حالت بہتر ہوئی ہے اور بھوت سکولوں کا خاتمہ کیا گیا ہے۔75% سکولوں میں چار بنیادی سہولتیں فراہم کی گئی ہیں۔جبکہ پانچ سال پہلے صرف 50% سکولوں میں یہ سہولتیں فراہم کی گئی تھیں۔

چالیس ہزار اساتذہ کو میرٹ پر NTS کے ذریعے بھرتی کیا گیا۔ اور اساتذہ کی حاضری کو یقینی بنایا گیا۔ جس کا تناسب اب 90% سے زائد ہے۔ جو کہ اس صوبے میں پہلے کبھی نہیں ہوا۔ تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے بہتر نصاب، جدید طریقہ امتحانات اور اساتذہ کی تربیت کی صورت میں ایک بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹی کی سطح پر طلباء کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔

- **صحت**:۔ صحت کا بجٹ پانچ سالوں میں دگنا ہوا ہے آبادی کے 70% لوگوں کو صحت انصاف کارڈ کا اجراء کیا گیا ہے جس سے 20 ملین لوگ صحت کی سہولیات سے مستفید ہو رہے ہیں۔ MTI ایکٹ کے اجراء سے ہسپتالوں کو بااختیار بنایا گیا ہے۔ تمام چھوٹے بڑے ہسپتالوں میں سہولیات بشمول ڈاکٹرز کی موجودگی، بیڈز اور ادویات کی فراہمی میں کافی بہتری لائی گئی ہے۔
- **امن عامہ اور انصاف کی فراہمی**:۔ پولیس کو سیاسی کی مداخلت سے پاک کرنے کا اعزاز بھی تحریک انصاف کی حکومت کو حاصل ہے۔ کم وسائل کے باوجود پولیس کی کارکردگی کو بہتر بنایا گیا۔ 8 پولیس ٹریننگ کے ادارے قائم کیئے گے۔

ہمارے صوبے کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ یہاں سب سے پہلے Civil Law Act کا نفاذ کیا گیا ہے۔ جس کے تحت تمام سول کیسز ایک سال میں نمٹائے جائیں گے۔ مصالحتی کمیٹیوں کے ذریعے 17000 سے زائد کیسز نمٹائے گئے ہیں۔ صوبے میں دہشت گردی کے واقعات میں 85% کمی آئی ہے۔ جبکہ پچھلے 5 سالوں میں اغوا برائے تاوان کے کیسز میں بھی 90% کمی ہوئی ہے۔

- **لوکل گورنمنٹ**:۔ پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار لوکل گورنمنٹ سسٹم کو یونین کونسل سے بھی نیچے گاؤں کی سطح تک منتقل کیا گیا ہے۔ اس معزز ایوان میں موجود 20 سے زائد اراکین لوکل گورنمنٹ سسٹم سے یہاں تک پہنچے ہیں۔ تین سالوں میں 50 ارب روپے سے زائد رقم ترقیاتی کاموں کے لیے منتقل کی گئی ہے، جو کہ اوسط 15 ارب روپے سالانہ بنتے ہیں۔ اگر پنجاب سے موازنہ کیا جائے تو وہاں تین ہزار دیہی یونین کونسلز کو 13 ارب روپے ملے۔ جن میں 10 ارب روپے صرف تنخواہوں کی مد میں دیے گئے ہیں، جبکہ 2001 کے ایکٹ کے مطابق سالانہ ترقیاتی فنڈز کا حجم صرف ایک ارب روپے تھا۔ اس نئے نظام حکومت کے ثمرات پائیدار ترقی

اور سروس ڈیلیوری کی صورت میں سب کے سامنے ہیں۔

- ماحولیات:۔ بلین ٹری سونامی پروگرام کی کامیاب تکمیل ہمارا ایک اور کارنامہ ہے۔ جو کہ نا صرف پاکستان میں بلکہ بین الاقوامی طور پر سراہا گیا اس پروگرام سے نہ صرف روزگار فراہم ہوا، بلکہ ماحول میں بھی بہتری آئی یہ اس بات کا ثبوت فراہم کرنا ہے کہ پاکستان میں اس قسم کے ترقیاتی اقدامات بھی کیئے جا سکتے ہیں۔
- ہم نے جو کچھ کیا ذمہ داری سے کیا۔ باوجود اس کے کہ گذشتہ سال الیکشن کا سال تھا، ہمارا صوبہ واحد صوبہ تھا جس کے پاس سال کے آخر میں رقم کی بچت تھی کیونکہ ہم نے فنڈز کا بے دریغ استعمال کرنے کی بجائے ذمہ داری کا مظاہرہ کیا۔ میں یہ سب اس لیے کہہ رہا ہوں کیونکہ یہ اس ایوان، اس صوبے اور اس ملک کیلئے بہت اہم موقع ہے۔

سیاست میں زندگی کے دوسرے پہلوؤں کی طرح ہم پر ہمیشہ عوام کا یہ دباؤ رہتا ہے کہ ان کے ضروری مسائل جلد حل ہوں۔ پچھلے 5 سالہ دور کی کارکردگی سے عیاں ہے کہ ایسا ماحول جہاں لوگوں کو یہ توقعات وابستہ ہوں کہ سسٹم کے غیر فعال ہونے کیوجہ سے قوانین کو بالائے طاق رکھ کر ان کے مسائل ہوں گے، وہاں اگر آپ سسٹم کو مضبوط کرنے کی اہمیت اُجاگر کریں تو نہ صرف آپ ان کا دل جیت سکتے ہیں بلکہ ووٹ بھی۔

ہم نے اس اصول کو سامنے رکھتے ہوئے آئندہ پانچ سال کے سفر کا آغاز کر دیا ہے کیونکہ اس ملک اور صوبے کی ترقی اور عوام کی خوشحالی کے لیے ایسی قیادت کی ضرورت ہے جو کہ مستقل مزاج، کام کرنے کا تہیہ اور عزم و حوصلہ رکھتی ہو اور اس ملک اور صوبے کی بچوں کے روشن مستقبل کی ضامن ہو۔

5۔ بجٹ 2018-19 کا جائزہ۔

جناب سپیکر!

اب ہم بجٹ 2018-19 کے اعداد وشمار پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔ بشمول 4 ماہ کے بجٹ کے جو کہ پہلے ہی منظور ہو چکا ہے۔

- ملک کی موجودہ معاشی صورتحال IMF کے ساتھ جاری مذاکرات اور وزیر اعظم اور وفاقی وزیر خزانہ کی درخواست کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اضافی بجٹ پیش کر رہے ہیں۔ ہماری کل متوقع آمدن 648 ارب روپے ہے جبکہ اخراجات کا تخمینہ 618 ارب روپے ہے، اس طرح یہ بجٹ 30 ارب روپے فاضل ہے۔
- گذشتہ سال کے محصولات کا تخمینہ 603 ارب روپے تھا جس کے مقابلے میں صوبے کو 498 ارب روپے وصول ہوئے اس طرح اس سال کا 648 ارب روپے کا بجٹ پچھلے سال کے تخمینے سے 75% اور اصل محصولات سے 30% زائد ہے۔
- 618 ارب روپے کے اخراجات کو جاری اخراجات اور سالانہ ترقیاتی بجٹ میں تقسیم کیا گیا ہے۔
- جاری اخراجات کی مد میں 438 ارب روپے اور ترقیاتی بجٹ کے لئے 180 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔

6۔ موجودہ مالی سال کے بجٹ کی خصوصیات۔

جناب سپیکر!

اس سے پہلے کہ میں ان اعداد وشمار کو مزید تفصیل سے بیان کروں، میں اِس معزز ایوان کو اُن ترجیحات سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں جو ہم آئندہ چند ماہ کے لئے تجویز کر رہے ہیں۔ یہ بجٹ خیبر پختونخواہ کو بہترین صوبہ بنانے کے لئے پانچ سالہ اصلاحاتی ایجنڈے کی طرف پہلا قدم ہے۔

- ہماری پہلی ترجیح صوبے کے غریب عوام ہیں، اِس لئے اِس بجٹ میں کسی صوبائی ٹیکس میں اضافہ نہیں کیا گیا ہے۔ یقیناً ہم ٹیکس وصولی میں اضافے کے لئے مربوط کوششیں کرتے رہیں گے، لیکن ہم خیبر پختونخواہ کے عوام پر کوئی نیا ٹیکس نہیں لگا رہے ہیں۔

- ہم صحت انصاف کارڈ کا دائرہ کار وسیع کر رہے ہیں۔ وفاقی حکومت پہلے ہی اس پروگرام کی قبائلی اضلاع تک توسیع کیلئے فنڈز کا اعلان کر چکی ہے۔ اس سال ہم آٹھ لاکھ مزید خاندانوں کو صحت کارڈ فراہم کریں گے۔ ہم اس بات کو یقینی بنائیں گے کہ معذروں، بیواؤں اور بزرگوں کو صحت اِنصاف کارڈ تک رسائی حاصل ہو۔ ہم ایک ایسا نظام بھی وضع کریں گے جس کے تحت اگر کوئی خاندان سروے میں شامل ہونے سے رہ گیا ہو، وہ بھی درخواست دے کر انصاف کارڈ حاصل کر سکے۔ یہ ہمارے 100 Days Agenda کا اہم وعدہ تھا جو کہ ہم پورا کرنے جا رہے ہیں۔

- ہم صوبے کے نوجوانوں کیلئے فنڈز مختص کر رہے ہیں: ۔صوبے کے نوجوانوں میں کاروباری سرگرمیوں کو فروغ دینے کیلئے بلاسود قرضوں کی فراہمی اور تربیت کیلئے 5ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ اس کے تحت نہ صرف KP Impact Challenge پروگرام کو توسیع دی جائے گی بلکہ غریب نوجوانوں، لڑکیوں، اور معذوروں کیلئے نئے پروگرام بھی لائے جائیں گے۔ اس طرح ہم اپنے 100 Days Agenda کے تحت ایک اور اہم وعدہ پورا کر رہے ہیں۔

- ہم تعلیم، صحت، امن عامہ، تعمیرات، پانی اور لوکل گورنمنٹ سمیت ان تمام شعبوں میں ریکارڈ فنڈز مختص کر رہے ہیں۔ جو **PTI** کے منشور کا مرکزی حصہ ہیں۔ مثال کے طور پر ہم سکولوں میں بنیادی سہولتوں کی فراہمی کیلئے 9ارب 60 کروڑ روپے مختص کر رہے ہیں۔ اسی طرح ہم تھانہ کلچر ختم کرنے اور پولیس کی استعداد بڑھانے کیلئے تھانے کی سطح پر بجٹ متعارف کرا رہے ہیں۔

ہم اِس سال خصوصی طور پر 100 Days Agenda کے تحت کیے جانے والے اقدامات کیلئے 2ارب روپے مختص کر رہے ہیں۔ جو کہ ایک مخصوص طریقہ کار سے خرچ کیے جائیں گے جس کے تحت 100 Days Agenda سے متعلق پراجیکٹس کی منظوری دی جائے گی۔

ہم حقیقت پسندی اور ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے 90 فیصد ترقیاتی بجٹ جاری منصوبوں کو دے رہے ہیں۔ ہماری خاص ترجیح 10 اہم منصوبوں کو اس سال مکمل کرنا ہے۔ یہ سب آغاز ہے۔ ہم بہت کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ اور بہت کچھ کر بھی رہے ہیں۔ لیکن ہمارے لوگوں کی ضروریات بہت زیادہ ہیں۔ اس لئے ہم نے

صرف اپنی کامیابیوں پر ہی اکتفا نہیں کرنا بلکہ ہر ایک روپے اور ہر ایک منصوبہ جو کہ صوبے کے لوگوں کی زندگی بدل سکتا ہے، کے لئے خود کو جوابدہ بنانا ہے، کیونکہ انہی لوگوں کے اعتماد کی وجہ سے ہم اِس ایوان میں موجود ہیں۔

7۔ محصولات

جناب سپیکر!

اب ہم صوبے کو دستیاب وسائل سے شروع کرتے ہوئے بجٹ کی تفصیلات کا جائزہ لیتے ہیں۔

- سال **2018-19** کیلئے ہمارے بجٹ کے محصولات کا تخمینہ **648** ارب روپے ہے۔ یہ رقم پچھلے سال کے تخمینے 603 ارب روپے سے ساڑھے سات فیصد زیادہ ہے۔
- اس رقم کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

— **426** ارب **(66%)** مرکزی حکومت سے متعلق موصول ہونے ہیں۔ جس میں 360 ارب وفاقی ٹیکسز کی مد میں اور 23 ارب روپے تیل اور گیس کی رائلٹی کی مد میں ملنے ہیں۔

— **65** ارب روپے **(10%)** بجلی کے خالص منافع کی صورت میں ملنے ہیں۔ جس میں 36 ارب کے بقایاجات بھی شامل ہیں۔

— **41** ارب روپے **(6%)** صوبائی ٹیکسز اور نان ٹیکسز سے وصول ہوں گے۔

— **71** ارب روپے **(11%)** بیرونی امداد کی صورت میں ملیں گے۔

— جبکہ **45** ارب روپے کی **(7%)** دیگر محصولات ہیں۔

- تاہم ان رقوم کا ملنا چند عوامل پر منحصر ہے۔ واضح رہے کہ پچھلے مالی سال میں اصل وصول شدہ رقم 493 ارب روپے ہے۔

پہلی اہم بات یہ ہے کہ مرکزی حکومت کو ان رقوم کی بروقت ادائیگی یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ، ٹیکس کی وصولی بہتر بنانے میں بھی ہماری مدد کرنا ہوگی۔ گذشتہ برس صوبے کو 326 ارب روپے کے مقابلے میں 303 ارب روپے دیے گئے۔ 23 ارب روپے کی یہ کمی ہمارے جیسے چھوٹے صوبے کے لئے بہت اہمیت رکھتی ہے۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ مرکزی حکومت کو بجلی کے خالص منافع میں ہمیں ہمارا جائز حصہ دینا ہوگا۔ PTI کی گذشتہ حکومت اور خصوصاً سابق وزیر اعلیٰ کی انتھک کوششوں سے بجلی کے خالص منافع جو کہ 1991-92 سے 6 ارب روپے کی سطح پر برقرار تھا کو Uncap کر دیا گیا۔ اس سال اِسی مد میں ہمیں 29 ارب روپے ملنے ہیں۔ لیکن ہم 36 ارب روپے کے بقایا جات کی وصولی کی بھی بھرپور کوشش کریں گے۔ کیونکہ ہمارے لئے اپنے غریب عوام کی قسمت بدلنے کے لئے ایک ایک روپیہ اہم ہے۔ مزید یہ کہ ہمیں امید ہے کی اس سال ہم NHP کے مسئلے کو AGN Qazi فارمولے کے تحت حل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے جس سے ہمارا بجلی کا سالانہ منافع 100 ارب روپے سے بھی بڑھ جائیگا۔

تیسرا اہم شعبہ جس پر صوبے کو کام کرنے کی ضرورت ہے وہ آمدن میں اضافہ کرنا ہے۔:۔ ہماری صوبائی آمدن بجٹ کا صرف 6% ہے، جبکہ پنجاب اور سندھ کی آمدن 20 فیصد ہے۔ ترقی کی رفتار بڑھانے کیلئے ہمیں ہر سال زیادہ رقم چاہیے ہوگی اور زیادہ رقم کا بندوبست کرنے کا سب سے بہترین طریقہ اپنی آمدن میں اضافہ کرنا ہے۔ اس بجٹ میں ہم کسی ایک ٹیکس میں بھی اضافہ نہیں کر رہے۔ لیکن ہم اپنے شہریوں اور صوبے کے کاروباری طبقے سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنے ٹیکسز اور دیگر واجبات ادا کریں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آمدن میں اضافہ ہماری حکومت کی اور میری بحثیت وزیر خزانہ سب سے اہم ترجیح ہوگی۔

8۔ اخراجات۔

جناب سپیکر!

اب ہم اخراجات کی طرف آتے ہیں۔

- **ہم اپنے اخراجات کو 618 ارب روپے تک محدود کر رہے ہیں۔اس طرح اس سال ہمارا بجٹ 30 ارب روپے فاضل کا ہے۔**اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ ہمیں یہ زائد رقم ضرورت نہیں یا ہم خرچ نہیں کر سکتے۔ بلکہ میری یہ خواہش ہے کہ ہمارے پاس اس سے زیادہ رقم ہوتی اور انشاءاللہ ہم اگلے پانچ سالوں میں زیادہ فنڈز کی فراہمی کی کوشش بھی کریں گے۔لیکن وفاقی حکومت کو گذشتہ حکومت کے اسراف کا ازالہ کرنے کے لئے IMF سے قرضہ لینا پڑ رہا ہے۔جس کے لئے IMF تمام ملک میں بہتر مالیاتی نظم وضبط کا مطالبہ کر رہا ہے اور یہ زائد بجٹ اسی سلسلے میں ہماری کوششوں کا حصہ ہے۔کیونکہ ہم ایک ملک ہیں۔اور ہم نے ملکر ہی اس کو مضبوط بنانا ہے۔
- **اس سال کے جاری اخراجات 438 بلین ہیں۔پچھلے سال کے جاری اخراجات کل اخراجات کا 70% تھے۔**

صرف تنخواہوں اور پنشن کی کل لاگت 316 بلین ہے۔جبکہ پچھلے سال یہ لاگت 271 بلین تھی۔اس طرح یہ 17% زائد ہے۔یہ رقم 2010-11 میں 87 ارب روپے تھی۔جو کہ بجٹ کا صرف 40% تھی۔جبکہ آج یہ بجٹ کا 50 فیصد ہے۔یہ بات نہایت اہم ہے کہ اگلے پانچ سالوں میں ہم اپنے لوگوں کے لیے روزگار کے دیگر مواقع مہیا کریں اوحکومت کے اخراجات کو کنٹرول کرنے کا سوچیں، یہ وہ اہداف ہیں جن کا حصول ہم نے سال بھر میں کرنا ہے۔

صوبائی Non-Salary تخمینہ 65 بلین ہے اور ضلع کی سطح پر Non-Salary بجٹ کا تخمینہ 23 بلین ہے، جو کہ کل ملا کر 88 بلین بنتا ہے۔پچھلے سال کے 73 بلین کے مقابلے میں یہ بجٹ 21 فیصد زائد ہے۔اگر اخراجات کو 10 فیصد کم کیا جائے تو ترقیاتی کاموں کے لیے مزید 8 بلین روپے بچائے جا سکتے ہیں۔ جس کے لیے ہم بھرپور کوشش کریں گے۔

- اس سال کے ترقیاتی اخراجات کا تخمینہ **180** بلین روپے کا ہے۔

جبکہ یہ یاد رہے کہ ہم 30 بلین اضافی بجٹ پیش کر رہے ہیں، پچھلے سال کا بجٹ 148 بلین روپے تھا۔ اسطرح یہ پچھلے سال کے اصل اخراجات سے تقریباً 21 فیصد زائد ہے۔

- ترقیاتی بجٹ اپنے وسائل کے 109 بلین روپے پر مشتمل ہے۔ جس میں سے 80 بلین روپے صوبائی سالانہ ترقیاتی منصوبوں پر صرف کیے جائیں گے جبکہ 29 بلین روپے ضلعی حکومتیں اپنے ترقیاتی منصوبوں پر صرف کریں گی۔ جبکہ غیر ملکی امداد کا تخمینہ 71 بلین روپے کا ہے۔
- سالانہ صوبائی ترقیاتی بجٹ میں 1376 منصوبے شامل ہیں، جس میں 1155 جاری اور 221 نئے منصوبے شامل ہیں۔
- ہم Financial Management کو بہتر بنانے کی کوشش میں ہیں اس لیے سالانہ ترقیاتی پروگرام کا 90 فیصد حصہ جاری منصوبوں کے لئے مختص کیا گیا ہے۔ تاکہ جون تک اس حکومت کے ایجنڈا کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی راہ ہموار ہو سکے۔
- پچھلی حکومت کو اس بات کا credit جاتا ہے کہ انہوں نے صوبے کی ترقی کو ایک نئی جہت دی۔ یقیناً ترقیاتی منصوبوں کی اشد ضرورت ہے، اور کاش ہم ان سب کو Finance کر سکتے زیادہ ترقی کے حصول کے لیے میں پھر دہراؤں گا کہ ہمیں اپنی آمدن میں اضافہ کرنا ہے۔ اخراجات کو کم کرنا ہے۔ اور اپنے ترقیاتی نظام کو بہتر بنانا ہے۔ ہمیں اپنے Throw forward کو کم کرنا ہے جو کہ اس وقت چھ سال کی سطح پر ہے۔ جس کے لئے ہم اس سال ایک جامع جائزہ لیں گے، تاکہ ہم پیسے کو زیادہ مئوثر انداز میں استعمال کر سکیں۔ تاکہ صرف ہونے والی زیادہ سے زیادہ رقم عام آدمی کی زندگی کو بہتر بنا سکے۔

9۔ بجٹ کی تفصیل:۔

تعلیم

جناب سپیکر!

اب ہم اہم شعبوں کی تفصیلات میں جاتے ہیں۔

- تعلیم PTI کیلئے سب سے اہم شعبہ ہے کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ سب سے بہتر سرمایہ کاری وہ ہے جو ہم اپنے بچوں کا مستقبل بہتر بنانے کیلئے کرتے ہیں۔

خیبر پختونخواہ تقریباً 167 ارب 30 کروڑ روپے تعلیم کے شعبہ میں خرچ کرے گا۔ جو کہ کل بجٹ کا 27 فیصد سے بھی زائد ہے۔ اس میں 146 ارب 11 کروڑ روپے ابتدائی وثانوی تعلیم کے لیے، 18 ارب 80 کروڑ روپے اعلیٰ تعلیم کیلئے جبکہ 2 ارب 42 کروڑ روپے فنی تعلیم کیلئے مختص کیے گئے ہیں۔ گذشتہ سال تعلیم پر ہمارا کل خرچہ 131 ارب روپے تھا۔ اس طرح ہم نے تعلیم کے بجٹ میں اس سال تقریباً 28 فیصد اضافہ کیا ہے۔

- ہمارے تعلیمی بجٹ کا تناسب دیگر صوبوں کے مقابلے میں سب سے زیادہ ہے۔

یہ پاکستان کے کسی بھی صوبے سے زیادہ ہے کیونکہ اعداد وشمار کے مطابق پنجاب 17 فیصد، سندھ 19 فیصد اور بلوچستان 14 فیصد بجٹ تعلیم پر خرچ کر رہا ہے۔ مزید یہ کہ یہ رقم ہماری صوبائی GDP کا تقریباً ساڑھے چار فیصد بنتی ہے۔ یقیناً اس میں کافی بہتری آئی ہے۔ مگر پھر بھی ابھی بہت کچھ کرنے کی گنجائش ہے۔

- محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم، اعلیٰ تعلیم اور فنی تعلیم میں اساتذہ کی کل تعداد تقریباً 2 لاکھ ہے۔ جس پر ہم سالانہ 100 ارب کے قریب خرچ کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ ہمارے ترقیاتی بجٹ میں شمار نہیں ہوتا مگر پھر بھی یہ ہمارے بجٹ کا سب سے بڑا اور اہم ترقیاتی جُز ہے۔

- اس کے علاوہ ADP میں 21 ارب روپے تعلیمی منصوبوں پر خرچ کیے جارہے ہیں۔ اس کے علاوہ 9 ارب 60 کروڑ روپے سکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کیلئے مختص ہیں۔ دیگر اہم منصوبوں میں سیکنڈری سکولوں کی طالبات کیلئے وظائف اور تمام صوبے میں نئے سکولوں کی تعمیر اور اپ گریڈیشن شامل ہیں۔

- اگلے چند دنوں میں ہم اپنا 2018-23 کا تعلیمی خاکہ جاری کریں گے۔ جس میں آپ دیکھیں گے کہ اگلے پانچ سالوں میں ہمارا بنیادی ہدف کوالٹی کو یقینی بنانا ہے کیونکہ ہماری اصل منزل سکول تعمیر کرنا نہیں بلکہ صوبے کے 30 ہزار سکولوں میں سے ہر ایک کو صحیح معنوں میں علم کا ایک ایسا مرکز بنانا ہے جس پر لوگوں کا اعتماد ہو۔

صحت:۔

جناب سپیکر!

اب ہم صحت کے بارے میں بات کرتے ہیں جو کہ ہمارا ترجیحی شعبہ ہے۔

- صوبہ خیبر پختونخواہ صحت پر تقریباً 78 ارب 65 کروڑ روپے خرچ کرے گا۔ جو کہ بجٹ کا تقریباً 13% ہے۔ گذشتہ سال ہم نے بجٹ کے لئے 69 ارب روپے مختص کئے تھے جس میں سے 65 ارب روپے خرچ ہوئے۔ اس طرح اس سال کا بجٹ گذشتہ سال کے اخراجات سے 21 فیصد زیادہ ہے۔
- صحت کے شعبے میں بھی ہمارے اعداد و شمار دوسرے صوبوں سے بہتر ہیں۔ ہم صحت پر صوبائی GDP کا 2 فیصد سے زائد خرچ کر رہے ہیں جو کہ دوسرے صوبوں سے بہتر ہے تاہم یہ ابھی بھی ناکافی ہے۔
- ہمارا صحت کے شعبہ کا ترقیاتی بجٹ 11 ارب 90 کروڑ روپے ہے۔ جس کا محور صوبے کے غریب عوام ہیں۔ اہم منصوبوں میں صحت انصاف پروگرام میں توسیع، EPI, LHW, MNCH اور Nutrition کے پروگراموں کو مربوط بنانا، تمام صوبے میں DHQs اور THQs کی Standarization اور مختلف مراکز صحت کی تعمیر، بہتری اور Upgradation شامل ہیں۔

مزید یہ کہ ہم اپنے 100 Days Agenda کے تحت ایک ایسا منصوبہ متعارف کرائیں گے جس میں صوبے کے 800 سے زائد BHUs میں سے ہر ایک میں یکساں اور بہتر Service Delivery یقینی بنائی جائیگی۔ تاکہ جو سرمایہ کاری ہم نے ڈاکٹرز کی بھرتی اور مراکز صحت کو بہتر بنانے میں کی ہے اس سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جا سکے۔

جناب سپیکر!

اب میں ایوان کے سامنے چند محکموں پر خرچ کرنے والی رقوم کا مختصر جائزہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جن کی تفصیلات بجٹ کی کتابوں میں موجود ہے۔

- امن وامان اور انصاف کیلئے ، جس میں پولیس، محکمہ داخلہ، جیل خانہ جات اور عدلیہ شامل ہے، پچھلے سال مختص شدہ رقم 54.5 ارب کے مقابلے میں اس سال ہم نے 62.5 ارب روپے مختص کئے ہیں۔ قانون کی بالادستی کیلئے ، محکمہ داخلہ ایک جامع منصوبہ تیار کرے گا۔ نئے قانون کے نفاذ اور سول مقدمات کو نمٹانے میں محکمہ قانون، عدلیہ کی ہر قسم کی مدد اور حمایت کرے گا۔ محکمہ پولیس میں تھانوں کی بنیاد پر بجٹ کی فراہمی کے علاوہ پورے پختونخوا میں جدید طرز پر نئے تھانے قائم کئے جائینگے۔ ٹریفک وارڈن پولیس سسٹم کو ایبٹ آباد، سوات اور مردان تک توسیع دی جائیگی اور پولنگ میں شفافیت لانے کے لئے ٹیکنالوجی کے استعمال میں خاطر خواہ اضافہ کیا جائے گا۔

- ٹرانسپورٹ سیکٹر کیلئے کُل 39.6 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جس میں سے 39 ارب روپے ترقیاتی کاموں اور BRT کی تکمیل پر خرچ ہونگے۔ جو کہ ایک مثالی منصوبہ ہے اور جس سے یقیناً پشاور کے عوام کو سہولت ملے گی اور معیشت کو فروغ حاصل ہوگا اور شہر کی ترقی میں نئی بنیاد ثابت ہوگا۔

- ضلعی ADP اور پختونخوا لوکل گورنمنٹ سسٹم کیلئے مبلغ 29.3 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس سال ہم لوکل گونمنٹ سسٹم کو بہتر کرینگے اور اس کو قبائلی اضلاع تک توسیع دینگے۔ اس کے علاوہ لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ 4.8 ارب روپوں کے حجم تک ترقیاتی منصوبے مکمل کرے گا۔ جس میں ڈویژنل اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کواٹرز کی خوبصورتی، میونسپل سروسز اور پانی کی فراہمی شامل ہے۔

- زراعت، ماہی گیری، آبپاشی اور توانائی کیلئے کُل 24.2 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ جس میں سے 12 ارب روپے ترقیاتی کاموں پر خرچ ہونگے۔ جس میں سے بڑے منصوبے پیہور ہائی لیول کینال صوابی کی توسیع پر 3 ارب روپے خرچ ہونگے اور 1.5 ارب گومل زام ڈیم کی ترقی پر خرچ ہونگے۔ ایک خطیر رقم نہروں کی بہتری اور پختگی میں بھی استعمال ہوگی۔

- سڑکوں، شاہراہوں اور پلوں کی تعمیر اور مرمت کیلئے 17.5 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ اس سال ہم سوات ایکسپریس وے کو بھی دیکھیں گے۔ جس سے ملاکنڈ ڈویژن کی معیشت اور سیکیورٹی میں بہتری کے علاوہ خیبر پختونخواہ کی سیاحت اور معیشت میں بھی بہتری آئیگی۔
- پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے لئے کل 9 ارب 20 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں جس میں سے 3 ارب 40 کروڑ روپے ترقیاتی بجٹ ہے۔ ترقیاتی منصوبوں کا بنیادی مقصد تمام صوبے میں صاف پانی کی فراہمی ہے تاکہ ہر شہری کو پینے کے صاف پانی کی دستیابی یقینی بنائی جا سکے۔

متفرق محکمہ جات۔

محکمہ ماحولیات جنگلات کے لیے ریکارڈ رقم 6.5 بلین روپے رکھے گئے ہیں۔ محکمہ بلین ٹری سونامی سکیم کو توسیع دینے کے تحریک انصاف کے عزم کے ساتھ ساتھ بہت سی سکیموں پر کام کرے گا جس میں صاف و سرسبز پاکستان اور UNDP کی امداد سے شمالی پاکستان میں Glacial lake outburst floor risk reduction جیسے اقدامات شامل ہیں۔ خیبر پختونخواہ ماحولیاتی تبدیلیوں کے خلاف جنگ میں ہراول دستے کا کام سرانجام دے گا۔

Urban Development کے لیے 4.1 بلین روپے مختص کے گئے۔ جس میں Northren Ring Road Peshawar، WSSاور WSSCs کو گرانٹ کی فراہمی اور مردان سوات اور دیر میں جاری تعمیراتی بس ٹرمینل شامل ہیں۔

- انرجی اینڈ پاور:۔ اس شعبے کا ترقیاتی بجٹ چار گنا اضافے کے ساتھ 80 کروڑ سے بڑھا کر 4 ارب 10 کروڑ کر دیا گیا ہے۔ تقریباً 3 ارب 80 کروڑ روپے دریاؤں اور نہروں پر منی اور مائیکرو ہائیڈرو پاور منصوبوں 8000 سکولوں اور 187 BHUs کو شمسی توانائی پر منتقل کرنے پر خرچ ہوں گے۔ جبکہ باقی رقم صوبے میں تیل و گیس کے ذخائر کی تلاش و پیداوار کو فروغ دینے اور کرک میں پیٹرولیم انسٹیٹوٹ آف ٹیکنالوجی کے لیے زمین کی خریداری میں استعمال ہوگی۔
- محکمہ کھیل، ثقافت اور سیاحت کے لیے 3.5 ارب روپے کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ سیاحت

صوبے کی معیشت کے لیے ایک اہم ستون ہے۔اس سیکٹر میں آپ کو ہمارے منصوبہ جات کی تفصیل اگلے چند مہینوں میں نظر آنا شروع ہو جائیں گی۔نوجوان پاکستان کی ترقی کا حقیقی سرمایہ ہیں۔ KP Impact Challenge جیسی سکیم کی کامیابی اورتوسیع،ان کے لیے صوبہ بھر میں کھیلوں کی سہولیات میں توسیع ترقیاتی ایجنڈے کاایک لازم جز ہے۔

- سوشل ویلفئیر خواتین کی ترقی اور خصوصی تعلیم اور بہبودآبادی زکوۃ اور عشر اوقاف اور مذہبی واقلیتی امور وحج کے لیے 13.9 روپے کی رقم مختص ہے۔ان سیکٹرز میں infrastructure کے منصوبوں کے علاوہ خواتین کو بااختیار بنانے کے لیےایک ترقیاتی سکیم کا اجراء کرنے کی تجویز ہے جوکہ ہمارے 100 days پلان کا حصہ ہے۔اس کےعلاوہ معاشرے کےخصوصی افراد کوصحت انصاف کارڈ تک رسائی بھی اس میں شامل ہے۔

دوسرے اہم محکمے جس میں انڈسٹری۔معدنیات۔انفارمیشن ٹیکنالوجی اورا یکسائز اینڈ ٹیکسیشن شامل ہیں مجموعی طور پر 5.4 ارب کی رقم مختص کی گئی ہے۔یہ تمام شعبے صوبے کی فلاح و بہبود کے لئے اہم ہیں۔

صوبے کی انڈسٹری پالیسی کوترجیحی بنیادوں پر عملی جامہ پہنانے کے لئے انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ،فنانس ڈیپارٹمنٹ اورصوبے کے پرائیویٹ سیکٹر میں قریبی روابط استوار ہیں۔اسی طرح ہمیں اپنی معدنی ذخائر سے فائدہ اُٹھانے کے لئے مزید کام کرنے کی ضرورت ہے بشمول ان علاقوں کے جوقبائلی اضلاع کا حصہ ہیں۔

- انفارمیشن ٹیکنالوجی ہمارے صوبے کی ترقی کے لئے اہم کردار ادا کر رہی ہے۔IT کو بہتر انداز میں استعمال کرنے میں کافی پیش رفت ہو چکی ہے اور مختلف شعبوں میں اس کا استعمال کیا جا رہا ہے۔جن میں e-Govt.، Citizen Feedback Forums کا قیام، خدمات کی بہتر فراہمی کے مراکز اور صوبے کی I.T Economy کوبہتر بنانا شامل ہیں۔اس کام کی تکمیل کے لئے کئی اقدامات کی تجویز ہے۔تا کہ سائنس اورٹیکنالوجی اور I.T. Infrastucture کی فراہمی کو بہتر بنایا جا سکے۔جس کی ایک مثال Open wifi کامنصوبہ ہے۔

ہمارے پاس 100 دنوں کے ایجنڈے کومکمل کرنے کے لئے 2 ارب روپے کا فنڈ رکھنے کامنصوبہ ہے۔جس کی منظوری کاایک خاص طریقہ کار وضع کیاجائے گا۔

FATA

جناب سپیکر!

اب میں کچھ خیبر پختونخواہ میں شامل قبائلی اضلاع کے بارے میں کہنا چاہوں گا۔

- اس بجٹ میں قبائلی اضلاع شامل نہیں ہیں کیونکہ ان علاقوں کے لیے وفاقی حکومت پہلے ہی بجٹ بنا چکی تھی۔انشاءاللہ مجھے امید ہے کہ اگلا سال پہلا سال ہوگا جب یہ اسمبلی پورے خیبر پختونخواہ بشمول قبائلی اضلاع کا بجٹ منظور کرے گی۔
- اس کے باوجود میں یہ کہتا ہوں کہ ہماری حکومت قبائلی اضلاع کو بہتر طور پر صوبے میں شامل کرنے کیلئے انتہائی سنجیدہ ہے۔ یہ merger جو کہ مشرقی اور مغربی جرمنی کے بعد سیاسی طور پر دنیا کا سب سے اہم merger ہے پاکستان کیلئے سب سے بڑا چیلنج ہے۔اس عزم کا اظہار کرتے ہوئے مجھے یقین ہے کہ تمام ایوان اس میں میری ہم آواز ہوگا۔
- ان اضلاع سے متعلق محکموں اور وسائل کی منتقلی کے بارے میں وفاقی حکومت کیساتھ تفصیلی مشاورت جاری ہے۔ جیسے ہی مالی اختیارات کی منتقلی مکمل ہوتی ہے۔ یہ صوبہ اس قابل ہو جائیگا کہ وہ ان اضلاع کیلئے دفاتر، عدالتیں، پولیس سٹیشنز کی تعمیر کیساتھ ساتھ ایک long term معاشی ومعاشرتی ترقی کے منصوبے پر عمل شروع کردے۔
- اور یہ صرف ہمارے صوبے کا نہیں بلکہ پورے پاکستان کیلئے ایک چیلنج اور ذمہ داری کے حیثیت رکھتا ہے۔ اس لیے میں وفاقی اور دیگر صوبائی حکومتوں کو یہ یاددلانا چاہتا ہوں کہ وہ ان قبائلی اضلاع کی تعمیروترقی کیلئے NFC میں 3 فیصد مختص کرنے کا وعدہ پورا کریں جن کیساتھ گذشتہ 70 سال سے ناانصافی ہورہی ہے۔

اختتامی کلمات

- آخر میں، میں ان باتوں کا اعادہ کرتا ہوں جو کہ میں نے شروع میں کہیں۔ یہ حالات نہ اس ملک کیلئے نہ اس صوبے کیلئے نارمل ہیں اور نہ ہی یہ اس صوبے کیلئے ایک عام بجٹ ہے۔
- تاہم ہمیں اس کا بخوبی احساس ہے اور ہمیں اس صوبے اور ملک کی قسمت کو بدلنا ہے۔
- آپ مجھے بتائیں، کیا آپ نہیں چاہتے کہ ہمیں ایسا پختونخواہ چاہیے، جہاں ہر سکول علم کا مرکز ہو، جہاں ہر ہسپتال میں مریضوں کا صحیح علاج ہو۔ ایسا پختونخواہ جہاں بجلی وتوانائی گھر اور industries مہیا ہو۔ جہاں ہر ایک کیلئے پینے کا صاف پانی ہو، کیا آپ ایسا صوبہ نہیں چاہتے، جہاں خوشحالی اور امن وامان ہو، جہاں صنعتیں ہو اور بڑے بڑے projects ہوں تاکہ صوبے کا ہر ایک کونہ چترال سے ڈی۔ آئی۔ خان تک اور باڑہ سے وزیرستان تک ترقی کرے۔ ایسا صوبہ جہاں نوکری کے لئے کسی کو MPA کے پیچھے نا بھاگنا پڑے اور جہاں ہمارے جوانوں کی منزل Class-IV کی نوکری نہ ہو۔
- پچھلے پانچ سالوں میں ہم نے اس Vision کی طرف کوشش کی۔ جس میں ہمیں کامیابی بھی ملی۔ لیکن ہمیں ابھی بہت کچھ کرنا ہے۔ آج کا دن اس سفر کا آغاز ہے جس کو سر کرنے کیلئے ابھی بہت مسافت باقی ہے۔
- اگر ہم نے اس Vision کو حاصل کرنا ہے۔ تو ہمیں دوسو بلین روپے اپنے وسائل سے پیدا کرنے ہیں۔ جو کہ ہماری ترقیاتی بجٹ کے برابر ہے۔ اور اس پیسہ کو بہترین انداز میں خرچ کرنے کا مصرف ڈھونڈنا ہے۔ آج کا دن اس سفر کا آغاز ہے۔
- ہم ترقی دیکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن کسی کا قول ہے۔ کہ "انسانی ترقی خود بخود نہیں ہوتی ۔۔۔۔ بلکہ انصاف کی فراہمی کے مقصد تک ہر قدم قربانی، جدوجہد، انتھک محنت، صبر اور جوش کا تقاضا کرتی ہے"۔
- آئیں ہم سب سیاست دان، بیوروکریٹ، ججز اور عام شہری اس عمل کیلئے سرگرم ہو جائیں۔ ہم اپنا نہیں بلکہ پختونخواہ کی لوگوں کے اجتماعی بھلائی کا سوچیں۔ ہمارے وسائل محدود ہیں، لیکن ہمارا Potential بہت زیادہ ہے۔ آئیں اِس Potential کا استعمال کریں۔

- میں وعدہ کرتا ہوں کہ اگر ہم نے یہ کیا تو ہم اس خوبصورت صوبے کو وہ ترقی دیں جو کہ کبھی پہلے نہیں ہوئی۔ ہمیں سخت فیصلے کرنے ہوں گے۔ لیکن اس کا پھل بھی ہمیں ہی ملے گا۔ اگر ہم نے یہ کیا تو ہم وزیراعظم پاکستان عمران خان کے ملک کو ریاست مدینہ بنانے کے اولین مقصد میں کامیاب ہوں گے۔

میں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

☆پاکستان زندہ باد☆